خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 122

Track 1

Time 43:00

مرا قبہ کیا ہے ؟مراقبہ کر نے سے کیا فوائد حاصل ہو سکتے ہیں ؟

بسم اللہ ...

الحمد اللہ رب العالمین ...

ابھی آپ مراقبہ سے متعلق تقریر سن رہے تھے تو میں بھی بیٹھا تقریر سن رہا تھا
تو میرے ذہن میں ایک سوال آیا کہ کو ئی آدمی یہ بھی سوال کر سکتا ہے کہ
صاحب مراقبہ کیوں ضروری ہے اور مراقبہ سے ہمیں کیا فوائد حاصل ہو سکتے
ہیں کیا مراقبہ کر نے سے ہمیں کو ئی ملازمت مل جا ئے گی یا مرا قبہ کر نے
سے ہمارے یا مرا قبہ کر نے سے ہمیں عزت اور مر تبہ ددیا جا ئے گا کیا کیا ہو گا
تو مراقبہ کر نے کا کیا فائدہ ہے تو اس سلسلے مین آپ سوچ و بچار کر تے ہیں کہ
ہر طر ف کرو سارے شہر میں مرا قبہ ہال مراقبہ ہال پھر ہم نے یہ تعلیمات
شروع کیں حضور قلندر بابااولیا ء کی اس میں رسول اللہﷺ کی نسبت سے کیوں
کہ ہم نے آدم کی اور ایک مراقبہ سے شروع ہو کر اب تک قائم ہے اور اکتالیس
مراقبہ ہال قائم ہوئے ہیں ہمیں کیوں کا جواب تلاش کر نا ہے کہ مراقبہ کیوں
کیا جا تا ہے اور مرا قبہ کر نے سے ہمیں کیا حاصل ہو تا ہے ا ور اگر مراقبہ نہ
کیا جا ئے تو کیا حاصل نہیںکیا جا ئے گا تو اس سلسلے میں جب آپ ذرا سا بھی
دماغ پر زور ڈالیں گے اور سو چ و بچار کر یں گے اور زندگی کے بارے میں تفکر کر
یں گے غور کر یں گے تو یہ بات سامنے آتی ہے جس سے کو ئی فرد واحد انکار کر
سکتا ہے کہ کو ئی اس دنیا میں ہم ہی مخلوق نہیں ہیں ہمارے بعد اور بھی
مخلوق اس دنیا میں موجود ہیں زندگی کی طر ز فکروں پرج معائنہ کیا جا ئے یا
زندگی کی طرز فکر کی پر غورو فکر کیا جا ئے تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ جس
طرح ہم زندگی گزارنے کے لئے کھا نے کے لئے محتاج ہے پینے کے لئے محتاج ہے اور
سونے کے بعد بیدار ہو نے پر محتاج ہے چلنے پھر نے پر محتاج ہے اسی طر ح دو
سری مخلوق بھی محتا ج ہے اگر ایک بکر ی یا بھیڑ یا گدھا یا گھو ڑا کھا نا کھا تا
ہے اور کھا نا کھا ئے بغیر وہ زندہ نہیں رہتا تو انسا ن کی بھی یہ مجبوری ہے کہ
وہ کھانا کھا ئے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اگر کوئی کتایا بلی سو ئے بغیر زندہ نہیں
رہ سکتا تو انسان کی بھی یہ مجبوری ہے کی ہوبیدار رہنے پر اختیار نہیں ہے
اس کو بر حال سو نا پڑتا ہے جس طر ح کو ئی بھی جا نور سو نے کے بعد بیدار
ہو نے پر محتاج ہے تو اس طر ح کو ئی بھی آدمی آج تک پو ری نوع انسانی

پرایسا نہیں گزرے ہے کہ وہ ساری عمر سو تا رہا ہواورانسان کی جبلت میں
نسل پوشی کا ایک انسان بھی یہ چاہتا ہے کہ میری اولاد ہو میری نسل چلے اور
زندہ وہ رہے بھی رہا ہے لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ درخت کے اندر بھی ہے
پرندے کے اندر بھی ہے چڑیا کے اندر بھی ہے چو ئے کے اندر بھی ہے سانپ کے اندر
بھی ہے بچھو کے اندر بھی ہے شیر کے اندر بھی ہے تو پھر یہ سو چنا کہ انسان
کی فضلیت اس بنیاد پر ہے کہ وہ اس کے بچے ہو تے ہیں تو یہ بات غلط ہے اور
جہالت ہے تو اب سو چنا یہ ہے کہ انسان نے اور حیوانات نے بنیادی فرق کیا ہے
اور وہ فر ق اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان کر دیا اب ایک صورت حال یہ ہے
کہ انسان کو عقلی اعتبار سے فضلیت حاصل ہے لیکن ان کی طر ف سے گہری
مطا لعہ کر تے ہیں تو اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ عقلی انسان کو بھی اس لئے کہ
تا ریخ انسانی میں کو ئی ایک انسان ایسا پیدا نہیں ہوا کہ جس نے شہد کی
مکھی کا گھر بنا دیا ہو بڑی بڑی سائنسی تر قیاں بھی ہو ئیں انسانوں نے اپنی
جہالت کی بنیاد پر خدائی کا مطالعہ بھی کیا شاداد فر عون کے لقب سے
انسانوں نے جنت بھی بنا ئی سب کچھ ہوا لیکن شہد کی مکھی کی طرح گھر آج
تک پوری دنیا میں کبھی نہیں بناسکے اسی صورت سے انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ
سونگھنے کی حس میرے اندر زیادہ ہے یہ بالکل غلط ہے سونگھنے کی حس تمام
انسانون تمام جانوروں میں ہے اور کیسی عجیب بات ہے کیسی مجبوری ہے اور
کیسا ستم ہے کہ یہ انسان اپنے بھا ئیوں کو جو جرم دیتا ہے ان کو پکڑنے کے لئے
کتے کی خدمات انجام دیتا ہے کتوں کا محتاج ہے انسان مجرم کی بو نہیں سونگھ
سکتے کتا سونگھ کر پتا لگا لیتا ہے ،اب وہ یہ کہتا ہے کہ صاحب میں دیکھنے میں
بڑا تیز ہوں ستارے دیکھ لیتا ہے وہ آسمان دیکھ لیتا ہے وہ سو رج دیکھ لیتا ہے
وہ چاند دیکھ لیتا ہے اس کے آگے انسان جب الو کی یا چیترے کی نظر کے بارے
میں آاتنی حر یت کے بال کھل جا تے ہیں کہ انسان یعنی سائنس کے اعتبارسے
علم کے اعتبار سے کھا نے پینے کے اعتبار سے انسان اس بات کا دعویٰ نہیں کر
سکتا دو سری مخلوق فضلیت حاصل ہو آج کی سائنس آپ کے سامنے ہے سائنس
نے بڑی تر قی کی دنیا بھر کے آسائش و آرام آپ کو مہیا کر دئے گئے لیکن جب کو
ئی انسان اس بات سے انکار کر تا ہے تو اس کے سمجھ میں ایک ہی بات آتی
ہے کہ اس سائنس نے ہمیں آرام و آسائش کا سامان مہیا کر دئیے لیکن ہمارا
سارا سکون پی لیا او ر ہماری زندگی کو اس طر ح درہم بر ہم کر دیا کہ کو ئی
آدمی ہمیں صحت و مفید نظر نہیں آتا ہ عمریں ہماری کٹ گئیں بچوں کی
آنکھوں پر چشمے لگ گئے اخلا قی اثرات کا یہ عالم ہو ا کہ ساری وہ قدریں ہی
ختم ہو گئیں جن کے بارے میں آپ فکر کر تے تھے کہ جو ہماری قدریں ہیں تو پھر
کون سی ایسی چیز ہے جس سے انسان دو سری مخلوقات سے وابستہ ہے اب
دیکھئے نے آپ سب لوگ ہیکو ئی بات ہے مجھے آپ استا د مان لیں سارے شاگر د
ہیں شا گر د کو ئی سوال کر لے تو حق پہنچتا ہے جو با تیں میں نے آپکو بتا ئیں
ان میں کو ئی کہ کو ئی آدمی ہم دو سری مخلوق سے اس لئے ممتاز ہیں بھئی

کھا نے میں پینے میں سو نے میں جا گنے میں بچے پیدا کر نے میں بچوں کی تر بیت
میں جس طرح آپ سب کچھ کر تے ہیں اس طر ح دو سری مخلوق بھی تو یہ
بھی انسان کا جو شرف ہے اب اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات جو کہا ہے پھر
وہ کہاں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمام مخلوقات آپ میں جو چیز موجود
نہ ہو وہ چیز اگر انسان کے اندر موجود تو انسان یہ تو کہہ سکتا ہے میں جا
نوروں سے زیادہ عقل مند ہوں میں جا نوروں سے تھوڑا سازیادہ ہو شیار ہوں
بھئی جا نور کر سی نہیںبناتا میں نے کر سی بنا کی اور اگر کو ئی جا نور کو ئی پو
چھ لے کہ بھئی اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہا تھ بھی تمہارے جیسے کر دئیے تو ہم بھی
تمہیں کر سی بنا کر دیکھا دیں ہایک بکر ی سے آپ یہ دعویٰ کر یں میں اس لئے
ممتاز ہوں کر سی بنا لیتا ہوں او ر بکری پلٹ کے آپ سے سوال کر ے کہ اے بھا
ئی انسان ایسا کر یہ جو میرے سنگ ہیں اپنے لگا لے اور یہ جو ہا تھ ہیں مجھے
دے دے پھر دیکھ میں تجھے کرسی کیسے بنا کر دیکھاتاہوں تو کر سی جو انسان بنا
رہا ہے ا س کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ساخت اس طر ح کی بنا
دی ہے کہ وہ کر سی بنا سکتا ہے گا ڑی چلا سکتا ہے مکان اگر یہی ہا تھ یہی
پیر اگر بکری کے لگا دئیے جا ئیں اور اس کو عقل و شعور کی بتدرتج منتقل کر دیا
جا ئے تو کیا کو ئی بکر ی کر سی نہیں بنا سکتی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر
آپ کر سی بنا رہے ہیں اگر کرسی نہیں بنا سکری تو دوسری بات جو ہمیں
ممتاز کر رہی ہی ہے دو سری مخلوقات سے وہ یہ ہے کہ ہماری جو سو چ و
بچار ہے وہ جانوروںکے مقابلے میں کیوں کہ بکر ی کی ساخت ہی ایسی نہیں ہے
کہ وہ کر سی بنا سکے اس لئے اس کے ذہن میں یہ بات نہیں آتی کہ کر سی
بھی کو ئی چیز ہے انسان کی ساخت اللہ تعالیٰ نے ایسی بنا ئی ہے مشین بھی
بنا سکتا ہے کیوں کہ اس کے ذہن میں کیوں کہ اس کی ساخت میں یہ بات ہے
کہ وہ اپنے دماغ کو ہا تھوں کوپیرو ں کو استعمال کر کے گا ڑی چلا سکتا ہے اس
لئے وہ گاڑی بنی یہ بات انسان میں ہے کہ جب تک آپ کے دماغ کے اندر کو ئی
چیز بار بار نہیں آتی تو جب تک آپ کے یہ ہاتھ بھی پیر بھی مثلاً اب یہ مسجد
بنی جس میں آپ بیٹھے ہو ئے ہیں اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں خیال ڈالا کہ مسجد
بنا نی چا ہیے مسجد بنا نی چا ہیے تو میں نے ایک سر یا بنا دیا اس لیکن اگر میرے
دماغ میں یہ جو بھی مسجد بنا تا ہے اس کے دماغ میں یہ خیال ہی نہ آئے کہ
مسجد بنا نی چا ہیے کیوں کہ زمین پر کہیں مسجد ہو تی ہے آپ کی سمجھ
نہیں آئی یہ بات جس خیال کے تحت آپ مکان بنا تے ہیں ،مسجد بناتے ہیں
وغیرہ وغیرہ اب پیغمبر علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لا ئے انہو ں نے نو ع
انسانی کو سب سے پہلے جو وہ یہ دیا کہ نوع انسانی کے لئے ضروری ہے کہ وہ
ستر پوشی کر ے جب انبیاء علیہ السلام نے نوع انسانی کو جب یہ تصور عطا کیا
کہ نو ع انسانی کے لئے ضروری ہے کہ وہ کپڑے پہنے لہذا انبیاء علیہم الصلوٰ ۃ
والسلام کی ذہن کی تعمیر میاور تکمیل میں کو ئی بھی دنیا کا کام آپ اس وقت
تک نہیں کرسکتے کہ جب تک کہ اس کر نے کا خیال آپ کے دماغ میںوارد نہ ہو

اور بار بار وارد ہو تو اب انسان میں اور حیوا نات میں ایک بنیادی فرق یہ ہوا کہ انسان اور حیوانات کو اطلاعات برابر ملتی ہے دونوں کو یکساں ملتی ہے لیکن انسان کو معنی پہنانے وصف اللہ تعالیٰ نے دیا ایک بکر ی کو یہ خیال آتا ہے کھا نا کھا نا ہے ،پا نی پینا ہے بچے پالنے ہیں انسان کو بھی یہ خیال آتا ہے کہ کھا نا کھا نا ہے پا نی پینا ہے بچے پالنے ہیں لیکن کھا نا کھا نا ہے کس طر ح کھا نا ہے کچا کھا ناا ہے پکا کھا نا ہے سبزی کھا نی ہے گوشت کھا نا ہے دال کھا نی ہے پلٹ میں رکھ کے کھا نا ہے ہا تھ میں رکھ کے کھانا ہے زمین کے اوپر چاٹنا ہے اب اس کے ذہن میں جو اطلاع کھا نے کی آئی ہے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس اطلاع کی تکمیل کے لئے اس کو معنی پہنا نے کی صلا حیت عطا کیاس صلا حیت کی بنیاد پر ایک انسان بکر ی سے الگ ہے لیکن آپ یہ نہیں سو چئے کہ یہ جو اطلا عات آرہی ہیں یہ بکر ی کو نہیں آرہی بکری کو بھوک نہ لگے وہ بھی نہیں کھا ئے گی جس طرح انسان کو بھوک نہیں لگتی وہ بھی نہیں کھاتاہے تو انسان کا وصف یہ ہوا کہ انسان اللہ تعالیٰ سے جو اطلا عات اسے مل چکی ہے اس اطلاع میں معنی پہنا تا ہے او رمعنی جب تک نہیں پہنا سکتا جب تک اس کے اندر فکر پیدا نہیں ہو گئی جب اس کے اندر غو رو فکر ہو گا تو جب ہی تو وہ کہے گا کہ کھا نا پلیٹ میں رکھ کر کھا ئو اب اس کے اندر فکر ہو گا جب ہی تو وہ کہے گا گو شت کچا نہیں پکا کر کھا ئو اس لئے کہ کچا گو شت انسان نہیں کھا تا کچا گوشت درندے کھا تا ہے کچے گو شت کھا نے سے انسان کے اندر درندگی پیدا ہو گی لہذانسان کو درندے نہیں بننا درندگی سے بچنے کے لئے لازم ہے کہ انسان گو شت نہیں کھا تا تو اب وہ حیوانات سے بیل سے بکر ی سے جیل سے الگ ہے یہ جو لوگ کتے پالتے ہیں نے گھرو ں میں تو بڑی سختی سے اس بات کی کوشش کر تے ہیں کہ کتے کو کسی بھی صورت سے کچا دودھ نہ پلا ئیں تو میںنے پو چھا بھی کیا وجہ ہے کہنے لگے جب بھی کتے کو کچا دودھ دیا جاتا ہے درندگی اس کے اندر اور آجا تی ہے اور وہ مالک کو ہی کا ٹ لیتا ہے اب دیکھئے کتا بھی اگر آپ اس کو کچا گو شت نہ کھلا ئیں تو پکا کر کھلا ئیں تو اس کے اندر سو نگھنے کی بیماری نہیں ہو گی اب اگر انسان کچا گو شت کھا نے لگے تو انسان کے اندر بھی در ندگی آجا ئے گی تو یہ گو شت کچے گو شت کو پکا کر کھا نے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اللہ نے یہ اطلاع فر اہم کی کہ گو شت کھا ئو تو انسان نے اپنے تجر بہ سے اپنے مشاہدے سے غو رو فکر کر کے معنی پہنا ئے اور اگر غورو فکر کر تا تو معنی نہیں پہنا سکتا تھا جس کتا گو شت کھا رہا ہے انسان بھی کھا رہا ہے بکر ی ،شیر ،پر ندے سب آپ دیکھیں گے اپنی اپنی جبلت پر آتا ہے کبھی کسی نے نہیں دیکھا ہو گا کہ کتے پتے کھا رہا ہے اختتام

★★★★★★★.